سورة البقرة

آيات ٥٠ - ٥٩

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾
وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَیْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْۤا
اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِیْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ
الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ
طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ
قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ

سُجَّدًا وَّ قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ‌ؕ وَ سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾
فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا
رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ ع

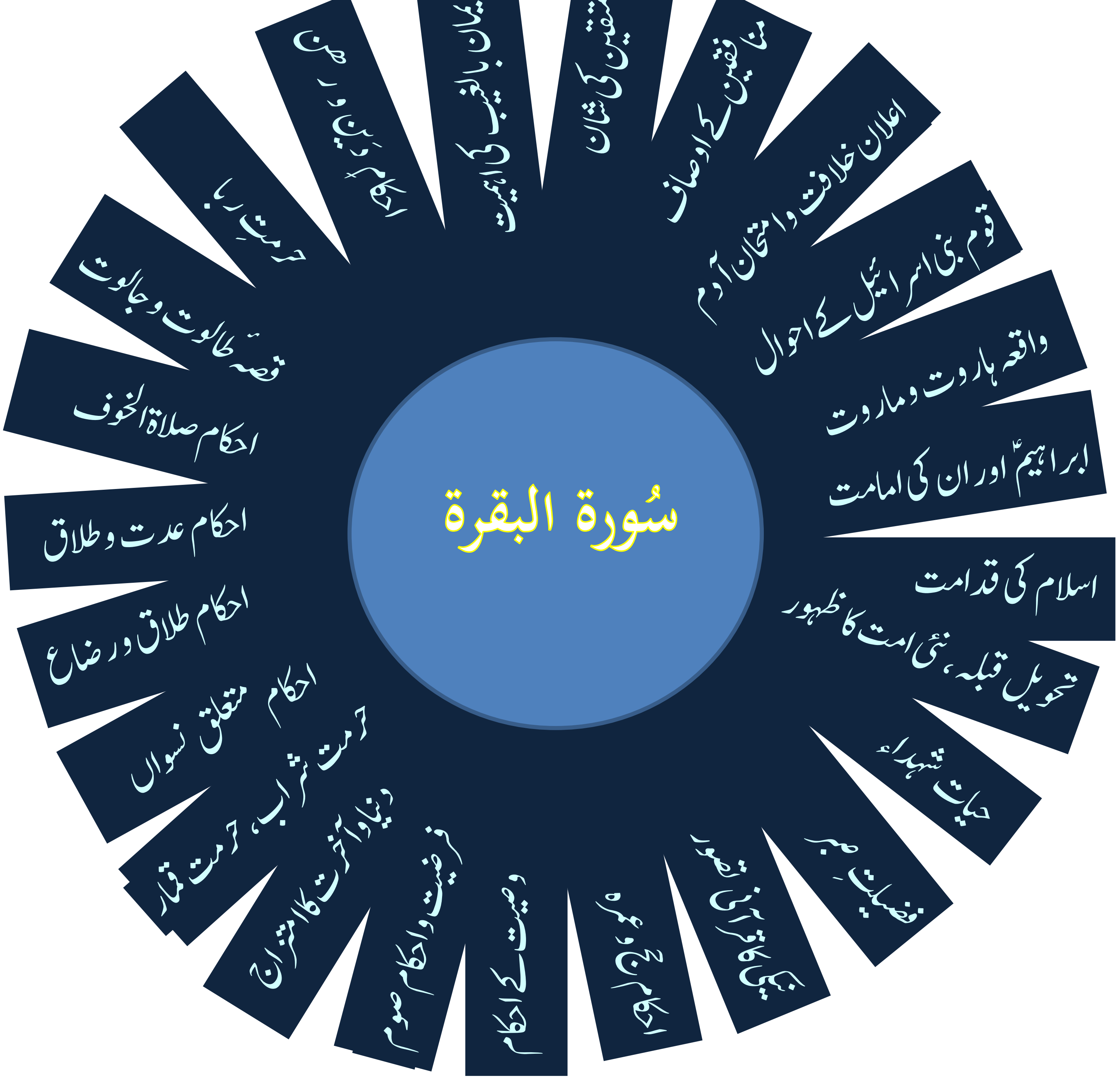
سُورۃ البقرۃ
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
نیکی کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رھن
یمان بالغیب کی اہمیت
تقین کی شان

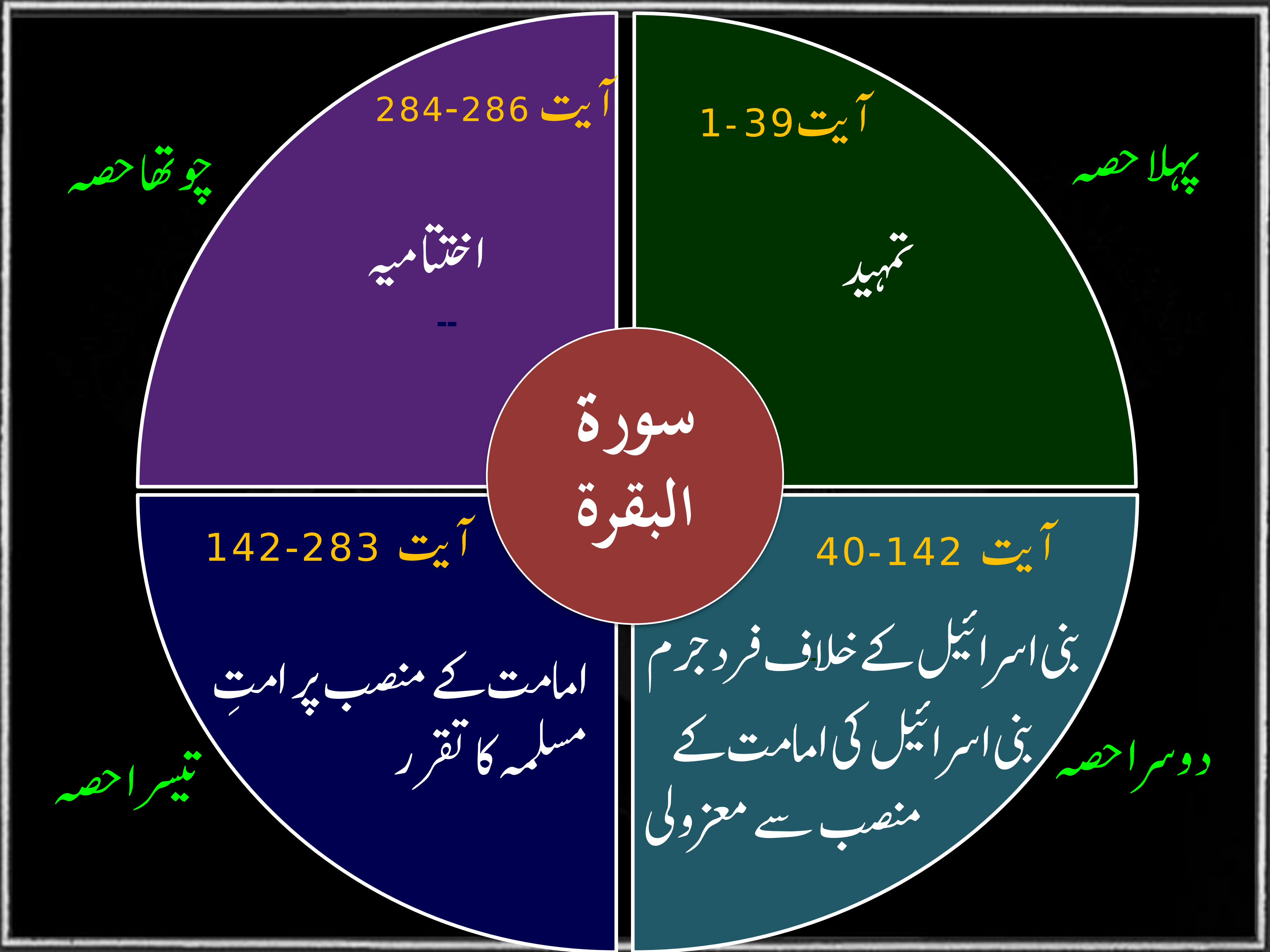

سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَآ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

وَاِذۡ فَرَقۡنَا - اور جب ہم نے پھاڑ کر الگ کیا

فرَقَ يَفْرُقُ، فَرْقًا وفُرْقانًا
الگ کرنا، تقسیم کرنا، فاصلہ کرنا

بِكُمُ الۡبَحۡرَ - تمہارے لیے سمندر کو

فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ - تو ہم نے نجات دی تم کو

أَنْجَى يُنْجِي ، إِنْجاءً نجات دینا، بچانا (IV)

وَاَغۡرَقۡنَآ - اور ہم نے ڈبو دیا

اٰلَ فِرۡعَوۡنَ - فرعون کے پیرو کاروں کو

وَاَنۡتُمۡ - اور تم لوگ

تَنۡظُرُوۡنَ - دیکھ رہے تھے

وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِکُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَیۡنٰکُمۡ وَ اَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَ اَنۡتُمۡ
تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

یاد کرو وہ وقت، جب ہم نے سمندر پھاڑ کر تمہارے لیے راستہ
بنایا، پھر اس میں سے تمہیں بخیریت گزروا دیا، پھر وہیں تمہاری
آنکھوں کے سامنے فرعونوں کے لوگوں کو غرقاب کیا

And remember We divided the sea for you and saved you and drowned Pharaoh's people within your very sight.

محمد اقبال

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾

فرعون کی غرقابی

- بنی اسرائیل نے مصر سے جزیرہ نمائے سینا آنے کے لیے کس سمندر یا دریا کو عبور کیا تھا؟
- اس میں اختلاف۔ایک رائے یہ کہ یہ انہوں نے دریائے نیل کو عبور کیا لیکن یہ کئی وجوہات سے صحیح نہیں۔ زیادہ بہتر رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے بحیرۂ قلزم (بحیرۂ احمر) کو وہاں سے عبور کیا جہاں خلیج سویز اور بحیرہ روم کے درمیان کڑوے پانی کی کئی بڑی بڑی جھیلیں تھیں اور سب اس وقت بحیرۂ قلزم سے ملی ہوئی تھیں
- حضرت موسیٰؑ کے عصا کی ایک ضرب سے سمندر پھٹ گیا، بحر قلزم کی موجیں دائیں بائیں پہاڑوں کی طرح کھڑی ہو گئیں اور نیچے خشک زمین نظر آنے لگی۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کی ہدایت پر سمندر کے اندر اس راستے پہ اتر گئے اور پار پہنچ گئے
- جدید ترین اثری تحقیق کے مطابق یہ واقعہ ۱۴۴۷ ق م یا اس کے لگ بھگ پیش آیا
- یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کا مظہر تھا۔
- اس واقعے کی سائنسی توجیہ قرآن کے الفاظ کی صراحت سے متصادم ہو گی

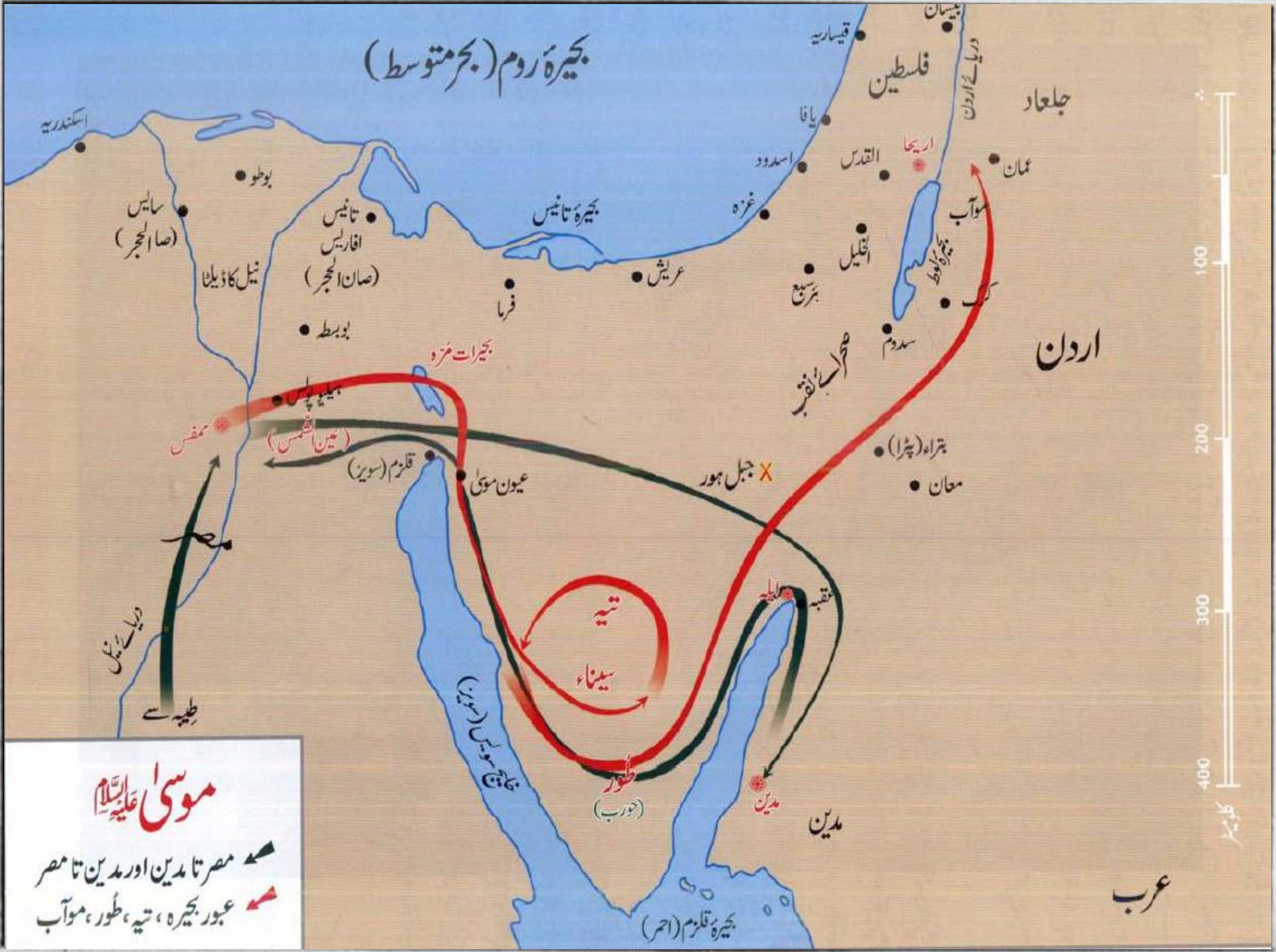

بحیرۂ روم (بحر متوسط)
قیساریہ
فلسطین
دریائے اردن
جلعاد
یافا
اسدود
القدس
اریحا
عمان
غزہ
موآب
الخلیل
بحیرۂ لوط
بئر سبع
کرک
سدوم
اردن
صحرائے نقب
بتراء (پٹرا)
معان
جبل ہور
اسکندریہ
بوطو
سائیس (صا الحجر)
تانیس
افاریس
(صان الحجر)
نیل کا ڈیلٹا
بحیرۂ تانیس
عریش
فرما
بوبسط
بحیرات مرہ
ہیلیو پولس
ممفس
(عین الشمس)
قلزم (سویز)
عیون موسیٰ
مصر
دریائے نیل
طیبہ سے
تیہ
سیناء
ایلہ
عقبہ
طور
(حورب)
مدین
مدین
بحیرۂ قلزم (احمر)
عرب
100
200
300
400
کلومیٹر
موسیٰ علیہ السلام
مصر تا مدین اور مدین تا مصر
عبور بحیرہ، تیہ، طور، موآب

The Wilderness Journey
Jordan River
Amon
Mediterranean Sea
Jerusalem
Jericho
Mount Nebo
Israel
Dead Sea
Moab
Wilderness of Zin
Goshen
Rameses
Wilderness of Shur
Kadesh
Mount Hor
Succoth
Bitter Lakes
Wilderness of Paran
Edom
Nile River
Sinai Peninsula
Ezion Geber
Gulf of Suez
Gulf of Aqaba
Mount Sinai
N
W
E
S
Red Sea

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَاِذْ وٰعَدْنَا ۔ ہم نے وعدہ لیا (معاہدہ کیا) (و ع د)

وَاعَدَ يُوَاعِدُ ، مُواعَدَةً
کسی کے لیے طے شدہ جگہ یا وقت مقرر کرنا (III)

مُوْسٰٓى ۔ موسیٰ سے

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۔ چالیس راتوں کا

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ ۔ پھر تم لوگوں نے بنایا

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخاذًا لینا، بنانا، اختیار کرنا (VIII)

الْعِجْلَ ۔ بچھڑے کو (الٰہ)

عجل ۔ بچھڑا، گائے کا بچہ

مِنْۢ بَعْدِهٖ ۔ اس کے بعد

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۔ اور تم لوگ ظلم کرنے والے تھے

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾

ثُمَّ - پھر

عَفَوْنَا عَنْكُمْ - ہم نے درگزر کیا تم سے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ - اس کے بعد

لَعَلَّكُمْ - شاید کہ تم

تَشْكُرُوْنَ - شکر کرو

شکر - جو نعمت دی جائے اس کو یاد رکھنا اور اس کا ظاہر کرنا (راغب)

شکر - تین طرح سے:

شکربالقلب - دل سے شکر کرنا (تصورِ نعمت)

شکرباللسان - زبان سے شکرادا کرنا (دینے والے کی ثناء بیان کرنا

شکربالجوارح - اعضاء سے شکرادا کرنا (نعمت کا بدلہ اس کے استحقاق کے مطابق دینا)

وَإِذْ وَٰعَدْنَا مُوسَىٰٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ٱتَّخَذْتُمُ ٱلْعِجْلَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَ
أَنتُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٢﴾

یاد کرو، جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس شبانہ روز کی قرارداد پر بلایا، تو اس کے
پیچھے تم بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے اُس وقت تم نے بڑی زیادتی کی تھی
مگر اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید اب تم شکر گزار بنو

And remember We appointed forty nights for Moses, and in his absence ye took the calf (for worship), and ye did grievous wrong.
Even then We did forgive you; there was a chance for you to be grateful.

وَاِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰۤی اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ وَ اَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۱﴾

بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی (Cow worship)

- بنی اسرائیل فرعونیوں کی غلامی سے نجات پا کر بحر قلزم عبور کرکے جزیرہ نمائے سینا میں پہنچے
- حکمت الٰہی کا تقاضا یہ ہوا کہ انہیں ایک کتاب عطا کی جائے جس پر عمل پیرا ہو کر وہ بے راہ روی سے بچتے رہیں جس کی روشنی میں وہ ایسی زندگی گزاریں جس سے اللہ ان سے راضی ہو
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کو احکام و ہدایات دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں طلب فرمایا کہ کوہِ طور پر آکر تیس شب و روز، روزے اور اعتکاف کی حالت میں رہو تاکہ تم میں وہ قلبی اور روحانی استعداد پیدا ہو جائے جو کتاب الٰہی کے بار عظیم کو اٹھانے کے لیے ضروری ہے۔ بعد میں ان تیس دنوں میں ۱۰ شب و روز کا اضافہ کر دیا گیا
- بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں بچھڑے کی پرستش شروع کر دی اور اسے معبود بنا لیا۔ان کی اس روش کی ہارون علیہ السلام نے تصحیح کی بہت کوشش کی لیکن بے سود
- اللہ کی عبادت کو چھوڑ کر غیر اللہ کو الٰہ بنا لینے کو یہاں ظلم سے تعبیر کیا گیا ہے (جس سے ظلم کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے) اور یہ بھی کہ مخلوق خالق کے سوا اور کسی کے سامنے نہ جھکے

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

وَاِذْ اٰتَيْنَا - اور جب ہم نے دی

مُوْسَى الْكِتٰبَ - موسیٰ کو کتاب

وَالْفُرْقَانَ - اور فرق کر دینے والی

لَعَلَّكُمْ - شاید کہ تم

تَهْتَدُوْنَ - ہدایت پاؤ

فرقان - وہ چیز جس سے حق و باطل کے درمیان فرق کیا جاسکے

کیا کتاب اور فرقان دو الگ چیزیں ہیں؟

ایک رائے یہ ہے کہ الکتب اور الفرقان کے درمیان عطف تفسیری ہے اور فرقان کتاب کی ہی صفت ہے، مراد دونوں سے ایک ہی ہے

دوسری آراء میں اس سے مراد موسیٰ علیہ السلام، شریعت اور معجزات لیے گئے ہیں

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾

یاد کرو کہ (ٹھیک اس وقت جب تم یہ ظلم کر رہے تھے) ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان عطا کی تاکہ تم اس کے ذریعے سے سیدھا راستہ پاسکو

And remember We gave Moses the Scripture and the Criterion (Between right and wrong): There was a chance for you to be guided aright.

محمد اقبال

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى - اور جب کہا موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ - اپنی قوم سے اے میری قوم

قَوْمِ اصل میں قَوْمِي تھا

اِنَّكُمْ - بے شک تم لوگوں نے

ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ - ظلم کیا ہے اپنے آپ پر

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ - تمہارے بنانے سے بچھڑے کو (الہ)

فَتُوْبُوْٓا - پس تم لوگ توبہ کرو

اِلٰى بَارِئِكُمْ - تم کو وجود بخشنے والے سے

باری اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے۔ ایجاد واختراع کرنے والا

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۵۴

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۔ تو تم لوگ قتل کرو اپنوں کو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ ۔ یہ بہتر ہے تمہارے لیے

عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۔ تمہیں پیدا کرنے والے کے نزدیک

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۔ تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی

اِنَّهٗ هُوَ ۔ یقیناً وہ ہی

التَّوَّابُ ۔ کثرت سے توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ۔ بہت رحم کرنے والا ہے

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ
فَتُوۡبُوۡۤا اِلٰى بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡ ؕ فَتَابَ
عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۴﴾

یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ "لوگو، تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر سخت ظلم کیا ہے، لہٰذا تم لوگ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو ہلاک کرو، اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے" اُس وقت تمہارے خالق نے تمہاری توبہ قبول کر لی کہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

And remember Moses said to his people: "O my people! Ye have indeed wronged yourselves by your worship of the calf: So turn (in repentance) to your Maker, and slay yourselves (the wrong-doers); that will be better for you in the sight of your Maker." Then He turned towards you (in forgiveness): For He is Oft-Returning, Most Merciful.

محمد اقبال

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ

ایک سنگین جرم کی معافی (پانچواں احسان)

- یہ واقعہ قرآن میں تفصیل سے مذکور نہیں (بس حوالے کے طور پر آیا ہے) تفصیل تورات میں
- یہ سنگین جرم جس کا تذکرہ آچکا۔ وہ ان کا بچھڑے کی پرستش کرنا تھا، شرک توحید کی اہانت اور عہد شکنی ہے۔ اس امت (مسلمہ) کا اس گناہِ عظیم کے بعد تطہیر اور تزکیہ ایک لازمی امر تھا
- اس عظیم جرم کی معافی کی صورت یہ رکھی گئی کہ جن لوگوں نے بچھڑے کی پرستش کی ان کو وہ رشتہ دار قتل کریں جنھوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی
- قتل کا یہ سلسلہ شروع ہوا اور جب ۷۰ ہزار قتل ہو چکے تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور باقی بنی اسرائیل کو معاف کر دیا گیا (ایک دوسری روایت کے مطابق ۳ ہزار قتل کیے گئے)
- یہ ایک ناگزیر عمل تھا کہ اگر جسم کے اس سڑے اور متعفن حصے کو الگ نہ کر دیا جاتا تو اس بات کا قوی امکان تھا کہ یہ بیماری پورے جسم میں پھیل جاتی اور یہ امت بھٹک کر اصلاح کے مرحلے سے گذر جاتی
- موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں بھی مرتد کی سزا قتل تھی

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى - اور جب تم لوگوں نے کہا اے موسیٰ

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ - ہر گز نہ ہم مانیں گے تیری بات

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ - یہاں تک کہ ہم دیکھیں اللہ کو

رَأَىٰ يَرَىٰ ، رُؤْيَةً ...
دیکھنا، سوچنا، جانچنا، فیصلہ کرنا

جَهْرَةً - نمایاں طور پر

جھری اور خفی- متضاد

فَاَخَذَتْكُمُ - تو پکڑا تم کو

الصّٰعِقَةُ - بجلی کی کڑک نے

وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ - اس حال میں کہ تم دیکھ رہے تھے

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

ثُمَّ - پھر

بَعَثْنٰكُمْ - ہم نے اٹھایا تم کو

مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ - تمہاری موت کے بعد

لَعَلَّكُمْ - شاید کی تم

تَشْكُرُوْنَ - شکرادا کرو

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝٥٥ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٦

یاد کرو جب تم نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ خدا کو (تم سے کلام کرتے) نہ دیکھ لیں اس وقت تمہارے دیکھتے دیکھتے ایک زبردست بجلی کے کڑکے نے تم کو آ لیا، پھر میں نے تم کو تمہاری موت کے بعد زندہ کر اٹھایا، شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ

And remember ye said: "O Moses! We shall never believe in thee until we see Allah manifestly," but ye were dazed with thunder and lighting even as ye looked on. Then We raised you up after your death: Ye had the chance to be grateful.

وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٥﴾

بنی اسرائیل کا رویت باری کا مطالبہ

- بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہم آپ کی بات کی تصدیق نہیں کریں گے جب تک ہم اپنی آنکھوں سے اللہ کو آپ سے کلام کرتے نہ دیکھ لیں۔
- بنی اسرائیل شک کے ایسے مریض تھے کہ انھیں کسی طرح یقین ہی نہیں آتا تھا کہ واقعی اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرتے ہیں
- اس پہ اللہ تعالیٰ کا غضب ! اللہ کو دیکھنے کی خواہش کیا ایسا جرم ہے جس پر اللہ کا غضب ہو ؟
- اللہ کو دیکھنے کی خواہش کوئی جرم نہیں، تاہم اس کے دیکھنے کو ایمان کے لیے شرط قرار دینا ایک ایسا جرم ہے جو اللہ تعالیٰ کے پورے قانون کو توڑ دینے کے مترادف ہے
- موسیٰ ؑ نے بتایا کہ ان انسانی آنکھوں سے اللہ کو نہیں دیکھا جا سکتا لیکن انہوں نے اصرار کیا
- ان لوگوں پر جب اللہ تعالیٰ کی تجلی ظاہر ہوئی تو اس کے اثرات صَاعِقَہ (گرج اور کڑک) اور رَجفَة (زلزلے) کی صورت میں نمودار ہوئے جس کی وجہ سے وہ سب ہلاک ہو گئے
- اللہ نے ان پر رحم فرمایا اور موسیٰ ؑ کی دعا قبول فرما کر ان سب کو دوبارہ زندہ کر دیا

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ ...

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ - اور سایہ کیا ہم نے تم پر ظَلَّلَ يُظَلِّلُ ، تَظْلِيْلاً سایہ کرنا (II)

الْغَمَامَ - بادل کا

وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ - اور اتارا ہم نے تم پر

الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى - من اور سلوی احسان کے معنی میں (کہ یہ اللہ کا احسان تھا

الْمَنّ - ایک شبنمی گوند نما چیز جو اللہ تعالیٰ روزانہ وہاں کے درختوں پر جما دیتا تھا

السَّلْوٰى - بٹیر سے ملتا جلتا ایک پرندہ (ہمدردی اور خیر خواہی کے معنی میں)

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ - کھاؤ پاکیزہ

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

مَا رَزَقْنٰكُمْ - جو ہم نے عطا کیا تم لوگوں کو

وَ مَا - اور نہیں

ظَلَمُوْنَا - ظلم کیا ہم پر

وَ لٰكِنْ - بلکہ

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - وہ اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا، من و سلویٰ کی غذا تمہارے لیے فراہم کی اور تم
سے کہا کہ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں، اُنہیں کھاؤ، مگر تمہارے
اسلاف نے جو کچھ کیا، وہ ہم پر ظلم نہ تھا، بلکہ انہوں نے آپ اپنے ہی اوپر
ظلم کیا

And We gave you the shade of clouds and sent down to you Manna and quails, saying: "Eat of the good things We have provided for you:" (But they rebelled); to us they did no harm, but they harmed their own souls.

محمد اقبال

وَ ظَلَّلۡنَا عَلَیۡکُمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمُ الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰی ؕ کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ ؕ

بنی اسرائیل پر مزید نعمتیں

- بنی اسرائیل کے خروج (Exodus) کا یہ سفر جزیرہ نمائے سینا کے لق صحرا میں تھا
- یہ سفر بے سروسامانی کا سفر تھا جہاں غذا کا حصول بھی مشکل تھا اور موسموں کی شدت سے بچاؤ کا سامان بھی نہیں تھا (لاکھوں افراد کے مجموعے کے لیے)
- اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا اور یہ سب نعمتیں وہاں میسر فرمائیں
- دن میں دھوپ کی حدت سے بچانے کے لیے ان کے سروں پر بادل کا سایہ رہتا اور یہ بادل ان کے ساتھ ساتھ چلتا (تورات کے مطابق رات کو ان کے ساتھ ساتھ روشنی کے ستون رہتے)
- کھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے من و سلویٰ کا بندوبست فرمایا
- ان سے کہا گیا یہ اللہ کی نعمتیں ہیں انہیں کھاؤ پیو لیکن یاد رہے کہ یہ اللہ نے عطا کی ہیں (لیکن انہوں نے احسان فراموشی، حق تلفی، حق شکنی اور ظلم کا رویہ اختیار کیا)

وَ اِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا

وَ اِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا - اور جب ہم نے کہا داخل ہو جاؤ

هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ - اس بستی میں

فَكُلُوۡا مِنۡهَا - تو تم کھاؤ اس میں سے

حَيۡثُ شِئۡتُمۡ - جہاں سے تم چاہو

رَغَدًا - جی بھر کے

وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ - اور داخل ہو دروازے میں

سُجَّدًا - سجدہ کرتے ہوئے

وَّ قُوۡلُوۡا حِطَّۃٌ نَّغۡفِرۡ لَکُمۡ خَطٰیٰکُمۡ ؕ وَ سَنَزِیۡدُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۸﴾

وَّ قُوۡلُوۡا ۔ اور کہو

حِطَّۃٌ ۔ معافی ہو

حَطَّ یَحُطُّ ، حَطًّا

حِطَّۃٌ ۔ اصل میں عبرانی کا لفظ ہے، عربی میں اس کا معنی " جھاڑ دینا "

یعنی گناہوں پر جھاڑ دینا ۔ کہ اے اللہ ! آپ سے ہماری درخواست بخشش اور معافی ہے ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں

نَّغۡفِرۡ لَکُمۡ ۔ (تو) ہم بخش دیں گے تمہارے لیے

خَطٰیٰکُمۡ ۔ تمہاری خطاؤں کو

وَ سَنَزِیۡدُ ۔ اور عنقریب ہم زیادہ دیں گے

الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۔ احسان کرنے والوں کو

وَ اِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّ ادۡخُلُوا
الۡبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ ؕ وَ سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾

پھر یاد کرو جب ہم نے کہا تھا کہ، "یہ بستی جو تمہارے سامنے ہے، اس میں
داخل ہو جاؤ، اس کی پیداوار جس طرح چاہو، مزے سے کھاؤ، مگر بستی کے
دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونا اور کہتے جانا حطة حطة، ہم تمہاری
خطاؤں سے در گزر کریں گے اور نیکوکاروں کو مزید فضل و کرم سے نوازیں گے

And remember We said: "Enter this town, and eat of the plenty therein as ye wish; but enter the gate with humility, in posture and in words, and We shall forgive you your faults and increase (the portion of) those who do good."

محمد اقبال

وَ اِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ

- بنی اسرائیل کی یہ صحرا نوردی ایک خاص مقصد سے کے لیے تھی کی اس امت پہ غلامی کے جو اثرات در آئے تھے انہیں ختم کیا جائے کہ غلام قوم کے اندر اخلاق و کردار کی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
- بنی اسرائیل نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی معیت میں جب جہاد سے انکار کیا تو ارض فلسطین ۴۰ سال کے لیے ان پر حرام کردی گئ (یہ عرصہ انہوں نے صحرا میں گذارا)
- اس عرصے میں موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا انتقال ہو گیا اور بنی اسرائیل کی نئ نسل نے موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ یوشع بن نون کی قیادت میں قتال و جہاد کیا
- جب انہوں نے ایک شہر فتح کیا (جو کہ مفسرین کے نزدیک اریحا Jericho تھا) تو انہیں حکم دیا گیا کہ شہر کے دروازے میں جھک کر (سجدہ) شکر بجالاتے ہوئے داخل ہونا اور یہ حکم بھی دیا گیا کہ شہر میں داخل ہوتے ہوئے حِطَّةٌ حِطَّةٌ کہتے جانا (توبہ اور استغفار کرتے ہوئے شہر میں داخل ہونا) - ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے خطاؤں سے در گذر فرمائے گا
- فتحِ مکہ کے موقع پر شہر میں داخل ہوتے وقت آپ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کا طرزِ عمل

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا - تو بدل ڈالا ان لوگوں نے جنھوں نے ظلم کیا

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ - بات کو اس کے علاوہ جو

قِيْلَ لَهُمْ - کہی گئی ان سے

فَاَنْزَلْنَا - تو ہم نے نازل کیا

عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا - ان لوگوں پر جنھوں نے ظلم کیا

رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ - ایک عذاب آسمان سے

رِجْز - عذاب

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ - بسبب اس کے جو وہ نافرمانی کرتے تھے

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾

مگر جو بات کہی گئی تھی، ظالموں نے اُسے بدل کر کچھ اور کر دیا آخر کار ہم
نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا یہ سزا تھی ان نافرمانیوں
کی، جو وہ کر رہے تھے

But the transgressors changed the word from that which had been given them; so We sent on the transgressors a plague from heaven, for that they infringed (Our command) repeatedly.

محمد اقبال

فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ۝۵۹

بنی اسرائیل کی نافرمانی

- شہر میں داخل ہوتے وقت کے متعلق جو ہدایات انہیں دی گئیں ان کے ایک گروہ نے انہیں بدل ڈالا اور اللہ کے احکام کی نافرمانی کی
- مفسرین کے مطابق انہوں نے حِطَّةٌ کے لفظ کو حِنْطَةٌ (گندم) سے بدل ڈالا اور اللہ کا حکم مذاق بن کے رہ گیا
- جس مقاصد کے لیے یہ ہدایات انہیں دی گئیں ان کی خلاف ورزی پر وہ مقاصد بھی فوت ہو گئے اور جن برے نتائج سے انہیں بچانا مقصود تھا وہ برے نتائج ظہور پذیر ہو کر رہے
- تورات کے مطابق انہوں نے شہر میں ظلم و فساد برپا کیا، عزتیں لوٹیں اور بدکاریاں کیں اور عیش و عشرت میں پڑ کر اہل شہر کی دعوت پر ان کی مشرکانہ قربانیوں میں شریک ہونے لگے
- اللہ تعالیٰ کی سرکشی اور بغاوت پر اللہ نے ان پر ایک سخت وباء بھیجی جس میں ۲۴۰۰۰ نفوس ہلاک ہوئے ۔ یہی وہ عذاب ہے جس کا اس آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

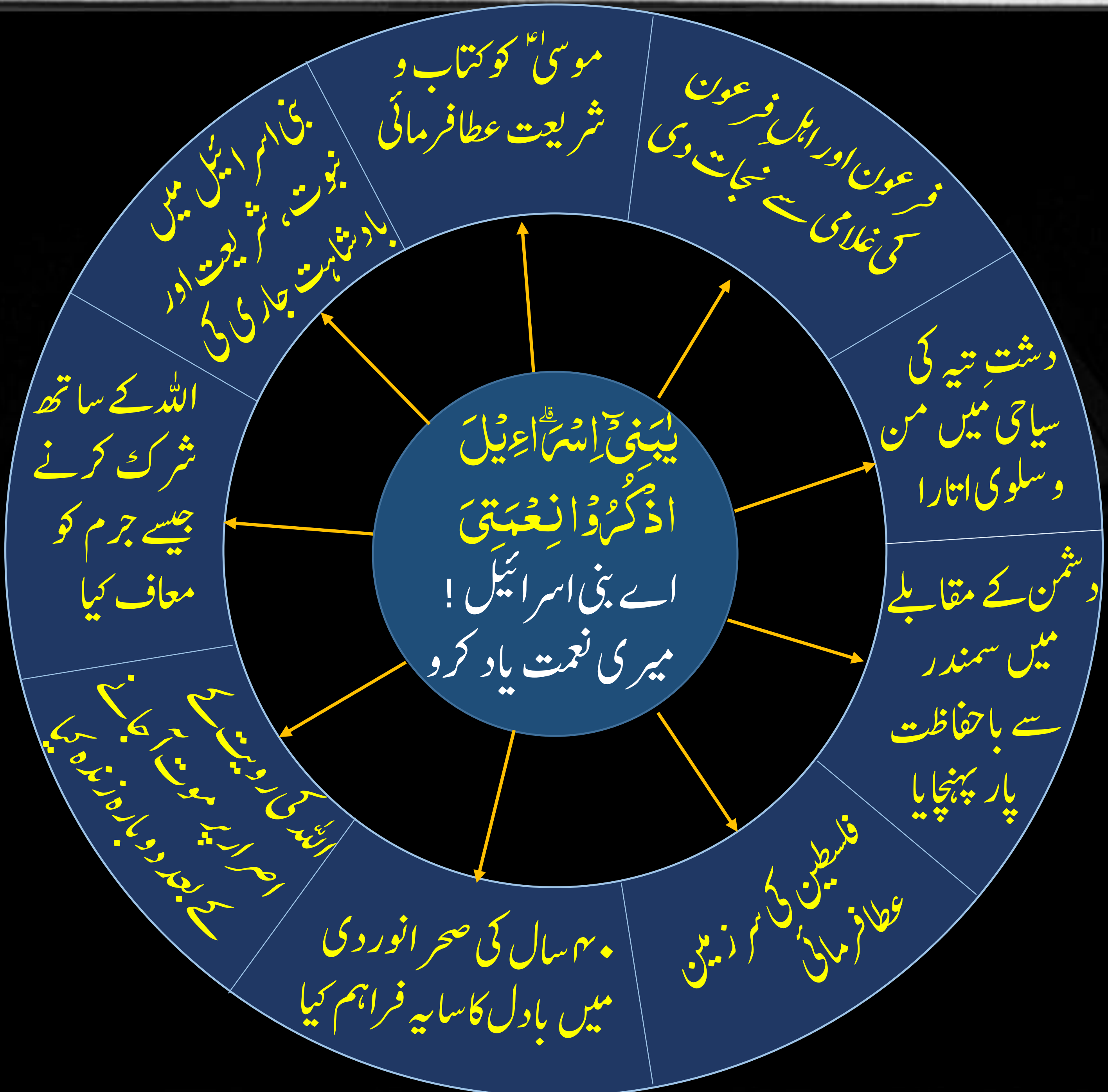

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ
اے بنی اسرائیل !
میری نعمت یاد کرو
موسیٰؑ کو کتاب و
شریعت عطا فرمائی
فرعون اور اہلِ فرعون
کی غلامی سے نجات دی
دشتِ تیہ کی
سیاحی میں من
و سلویٰ اتارا
دشمن کے مقابلے
میں سمندر
سے باحفاظت
پار پہنچایا
فلسطین کی سر زمین
عطا فرمائی
۴۰ سال کی صحرا نوردی
میں بادل کا سایہ فراہم کیا
اللہ کی رویت کے
اصرار پر موت آ جانے
کے بعد دوبارہ زندہ کیا
اللہ کے ساتھ
شرک کرنے
جیسے جرم کو
معاف کیا
بنی اسرائیل میں
نبوت، شریعت اور
بادشاہت جاری کی